افکار و تاثرات

محترم ڈاکٹر سید عبداللہ صاحب۔ لاہور

اسلامی نظام کا نفاذ
اور
تدریجی پروگرام

مکرم و محترم جناب مولانا سمیع الحق صاحب۔ السلام علیکم

مزاج شریف!

میں نے آپ کے مجلہ الحق تازہ ترین کا مطالعہ کیا۔ اس پرچے کے نقش آغاز میں آپ نے اسلامی نظام کے نفاذ کے بارے میں کچھ تبصرہ کیا ہے۔ اس مقالے کے مندرجات بالعموم صحیح ہیں۔ لیکن آپ کے بعض جملے میرے نزدیک زیادہ غور کے مستحق ہیں۔ مثلاً مرغی اور انڈے کی بحث میں میرا خیال ہے کہ آپ ایک بات کو نظر انداز کر جاتے ہیں۔ میں جنرل صاحب کی رائے یا آراء کو کا پابند نہیں مگر ان کی اس بات میں بڑا وزن ہے کہ اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے ایک معقول تدریجی پروگرام کی ضرورت ہوگی۔ یہ تدریجی پروگرام عبادات اور اخلاقیات اسلامی کے سلسلے میں نہیں ہوگا کیونکہ وہ تو واضح قطعی اور اٹل ہیں۔ بلکہ معاملات و قوانین کے اس حصے سے متعلق ہوگا جو غیر اسلامی حکومتوں کے زمانے میں ساقط العمل رہا اور اب مسلمانوں کی حکومت آجانے کے بعد اس کا از سر نو نفاذ ضروری ہے۔ مثلاً تعزیرات اسلامی۔ یہ تعزیرات اسلامی نئے ماحول کے مطابق نئے ایکٹوں کی صورت میں نفاذ پائیں گے۔ نصوص کی روشنی میں ان نئے ایکٹوں کے لئے نئی لفظیات اختیار کرنی پڑیں گی اور جرائم کے جو نئے نئے انداز نکل آئے ہیں ان سب سے اعتناء کرنا پڑے گا۔ ظاہر ہے کہ اس کے لئے کچھ تھوڑا وقت درکار ہوگا۔ جرم و سزا کی قسمیں اور نئی صورتیں مدنظر رکھے بغیر نصوص پر عمل اس وقت مکمل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہونا یہ چاہئے کہ اعلان تو فوراً ہو جائے کہ حکومت تعزیرات اسلامی کے نفاذ کا مکمل ارادہ رکھتی ہے۔ لیکن ایک معین مدت ایکٹ بنانے کے لئے دی جائے تاکہ جامع ایکٹ (قرآن و سنت کی روشنی میں) مرتب ہو جائیں۔

اسی طرح "ماڈرنٹی" یعنی جدید دور کی معاشرتی قدریں اور شکلیں ہیں، یہ چونکہ معاشرے کے ایک بڑے حصے